جمعہ | 5-دسمبر 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 272 | جمعہ 5 شعبان 1418ھ 5 فتح 1376ھش 5-دسمبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خدا کے غضب سے بچنے کیلئے تقویٰ اختیار کرو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں ان کو نفس نے دھوکا دیا ہوا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے مثلاً وہ چاہتا ہے کہ دس تولہ استعمال کرے اور یہ صرف ایک قطرہ کافی سمجھتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 648)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو۔ ایمان ' محبت ' اطاعت ' بیعت ' اعتقاد ' مریدی اور (دین حق) کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں ' موت کس وقت آ جاوے ' لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت سی موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے۔ وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 416)

انتہائی کوشش کرو کہ خدا کی محبت حاصل کرلو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ)

ان ساری باتوں سے ایک یہ نتیجہ بھی بڑا واضح اور نمایاں طور پر نکلتا ہے کہ ایک احمدی بچے بوڑھے اور جوان۔ مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشو و نما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گذارے۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی سرور نہیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ میں تجھے اپنے سو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے محبوب خدا! میں تو تیرے صرف بیس پیار اور باقی کو چھوڑ دوں گا تو اس میں زندگی کا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اس لئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو، تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو تاکہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اس دُنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے۔ یہی جد و جہد ہے۔ یہی جہاد ہے یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف (دین حق) ہمیں بلاتا ہے اور جس پر (کلام الٰہی) نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ عمل میں احسان کو مد نظر رکھیں اس عمل کی خوبصورتی کو انتہا تک پہنچانے کے لئے جس حسن علم کی ضرورت ہے ہم اس کو بھی حاصل کر سکیں۔ (-) وہی شخص اچھا ہے جس کے کام میں حسن علم بھی ہے اور حسن عمل بھی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حسن علم کے بغیر حسن عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ جب ہمیں یہ پتہ ہی نہ ہو کہ اپنے عمل کو یا اپنی کوشش کو یا اپنی قربانیوں کو کس طرح، کس رنگ میں اور کن جہات سے ہم خوبصورت سے خوبصورت بنا سکتے ہیں تو ہمارا عمل ادھورا رہ جائے گا کیونکہ ہمیں اپنے عمل کو خوبصورت بنانے کا علم نہیں ہے۔ اس واسطے جن راہوں پر چل کر انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ ان راہوں کا علم بھی ہونا چاہئے اور ان پر چلنا بھی چاہئے۔

(از خطبہ 4 فروری 1972ء)

○○○

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"غرض ہمارا اشاعت (دین حق) کا کام ہر روز بڑھے گا۔ اور اخراجات بھی بڑھیں گے جو آپ کو بہرحال برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(سبیل الرشاد صفحہ 210)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے مشنز کی بیرون ممالک میں جس تیز رفتاری سے ترقی ہو رہی ہے۔ اسی رفتار سے قربانیوں میں اضافہ کی ضرورت ہے۔ نئے سال کے ٹارگٹ میں عہدیداران جماعت کم از کم بیس فیصدی اضافہ رونما کرنے کا بہرحال اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک محمد افضل صاحب ابن حضرت ملک برکت علی صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کے بائیں کولہے کا اپریشن جو 29-نومبر کو ہونا تھا نہیں ہو سکا۔ اب 6-دسمبر 1997ء کو اسلام آباد میں شفا انٹرنیشنل ہسپتال میں ہوگا۔ موصوف کی کامل صحت یابی و درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم قریشی منیر احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور بیمار ہیں اور چلنے پھرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال (ثانی) ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے خاکسار کی بڑی بیٹی عابدہ منصورہ ایک اعلیٰ سکالرشپ پر پی ایچ ڈی کے لئے کینیڈا گئی ہیں ان کے شوہر عبدالسمیع وڑائچ اور دو بچے بھی ہمراہ ہیں (بیٹا وقف نو ہے) احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کورس میں بھی بہترین کامیابی سے نوازے اور ان تمام افراد خاندان کا ہر آن معین و مددگار اور راہنما رہے۔

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کیلئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیّر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذّات نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

5 فتح 1376 ہش   5 دسمبر 1997ء

اُجرت اور اجر

کچھ کام ہمارے لئے آسان ہوتے ہیں اور کچھ مشکل۔ کچھ کام ہماری طبیعت کے مطابق ہوتے ہیں اور کچھ کام ہماری طبیعت کے مخالف۔ کچھ کام کرنے کو جی چاہتا ہے اور کچھ کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ ساری باتیں اپنے کام کے لئے تو درست ہیں۔ ہم نے کام کرنا ہے اپنے لئے۔ طبیعت چاہے گی تو کریں گے۔ آسان ہے تو کریں گے۔ لیکن جب ایک فرض کے طور پر جو کام ہمیں دیا جاتا ہے تو اس وقت ان میں سے کسی بات کا خیال کر کے کام میں کوتاہی نہیں کی جا سکتی۔ کہیں بھی ہم کام کر رہے ہوں۔ کسی کے شخصی ملازم ہوں یا کسی دفتر میں کام کر رہے ہوں۔ ہمیں اس کام کی اجرت دی جا رہی ہے۔ اور اگر ہم کسل سے کام لیں اور کام کو پوری طرح سرانجام نہ دیں اس لئے کہ وہ کام ہماری طبیعت کے خلاف ہے۔ یا ہم اسے مشکل سمجھتے ہیں یا وہ کام کرنے کو دراصل ہمارا جی نہیں چاہتا۔ تو یہ خیانت ہو گی۔ ہم وہ کام چھوڑ تو سکتے ہیں لیکن اس کام کو بددلی سے کر کے جو شخص ہم سے کام کروا رہا ہے اس کے ساتھ بددیانتی نہیں کر سکتے۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ ہمیں یہ بددیانتی نہیں کرنی چاہئے۔

یہ تو ہے وہ کام جو ہم کسی شخص کی ملازمت میں یا ادارے کی ملازمت میں کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک جماعت کے کاموں کا تعلق ہے وہاں اگرچہ ہمیں اجرت کے طور پر تو کچھ نہ ملتا ہو لیکن اجر تو ملتا ہے۔ اور اجرت اور اجر میں بہت بڑا فرق ہے۔ اجرت دینے والے لوگ تو تقریباً ہم جیسے ہی ہیں اجر دینے والی وہ ہستی ہے جو سب سے زیادہ قادر اور قدیر ہے۔ جس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ جو جتنا دیتا چلا جائے اس کے خزانوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ اجر دیتا ہے اور ہمارے کام کا کئی گنا اجر دیتا ہے۔ پھر وہاں ہم کسل سے کام کیوں لیں۔ اس کے ساتھ ہم بددیانتی کیوں کریں۔ اور جماعت کے کاموں سے ایک قدم آگے بڑھ کر دیکھا جائے تو جو لوگ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں انہیں تو ہر شخص سے بڑھ کر اپنے کام پر توجہ دینی چاہئے۔ اگر وہ یہ کہیں کہ یہ کام ہماری طبیعت کے خلاف ہے تو ایسے لوگ کہاں سے ڈھونڈے جائیں جن کی طبیعت کے موافق ہو۔ کیا یہ ڈھنڈورا پیٹا جائے کہ کون ہے جس کی طبیعت کے خلاف یہ کام نہیں۔ ایسا تو ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ یہ کام تو آسان نہیں بلکہ مشکل ہے اس لئے ہم نہیں کرتے تو مشکل کام کون کرے گا۔ ہر شخص یہی چاہے گا کہ جس طرح آپ نے کہہ دیا ہے کہ یہ کام مشکل ہے میں نہیں کر سکتا۔ وہ بھی کہہ دے کہ میں آسان آسان کام تو کروں گا لیکن یہ مشکل کام نہیں کر سکتا۔ تو پھر جماعت کے مشکل کام کون کرے۔

غرضیکہ جب انسان اپنی زندگی وقف کر دیتا ہے تو اسے نہ یہ سوچنا چاہئے کہ کون سا کام اس کی طبیعت کے موافق ہے اور کون سا خلاف۔ نہ یہ سوچنا چاہئے کہ کون سا کام اس کے لئے آسان ہے اور کون سا مشکل۔ اور نہ اسے یہ سوچنا چاہئے کہ کون سے کام سے اسے مناسبت ہے اور کون سے کام سے اسے مناسبت نہیں۔ کیونکہ جو کام اسے دیا گیا ہے وہ بہرحال اسی کو کرنا ہے۔ طبیعت نہیں چاہتی تو طبیعت کو اس طرف لگانے کی کوشش کیجئے۔ یہ کام آپ سے مناسبت نہیں رکھتا تو اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈھالئے کہ یہ کام آپ کے مناسب ہو جائے۔ آپ کے لئے یہ کام آسان نہیں ہے۔ تو مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کیجئے۔ یہ کہ آپ یقیناً مشکل پر قابو پا لیں گے یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ کوشش کریں اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ کوشش کریں تو یہ بات بھی مدنظر ہوتی ہے کہ کوشش کرتے کرتے انسان کے لئے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اور جب مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے تو پھر آپ اس مشکل کو آسان کیوں نہ بنا لیں۔ کام کرتے رہئے اور کرتے ہی رہئے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ آپ جس کام کو مشکل سمجھتے تھے وہ تو خاصا آسان ہے۔ یا اب آسان ہو گیا ہے۔ پس وہ لوگ جو دین کے کام پر مامور ہوتے ہیں انہیں دنیوی کاموں سے زیادہ دلچسپی کے ساتھ یہ کام کرنے چاہئیں۔ جیسے ہم نے کہا ہے۔ دنیوی کاموں کی تو صرف اجرت ملتی ہے اور دین کے کاموں کا اجر ملتا ہے۔ اجرت اجر کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اجرت چاہے کتنی بڑی ہی کیوں نہ ہو خدا تعالیٰ کے انعامات اور اس کے دیئے ہوئے اجر سے بڑھ کر تو نہیں ہو سکتی۔

پس ہم میں سے ہر شخص کو جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کا کام کر رہا ہے جو کام بھی اس کے سپرد کیا جاتا ہے وہ اسے کرنا چاہئے۔ وہ کام اس کی طبیعت کے مناسب ہو تب بھی کرے اور طبیعت کے خلاف ہو تب بھی کرے۔ کام آسان ہو تب بھی کرے اور کام مشکل ہو تب بھی کرے اور حضرت امام جماعت الثانی تو ہمیشہ اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ کام کو ادھورا چھوڑنے کی بجائے اور اپنے اوپر یہ داغ لگوانے کی بجائے کہ کام نہیں کیا گیا' کام کرتے کرتے اگر انسان مر بھی جائے تو یہ اس کے لئے بہت بڑا اعزاز ہو گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں اعزاز ایسے ہی لوگوں نے پایا ہے جنہوں نے کام کرتے کرتے اپنی جان دینے کو بھی کوئی بڑی بات نہیں سمجھا۔ کام کرنے کی کوشش کی' ہو گیا تو ٹھیک۔ نہ ہوا اور اس میں جان بھی چلی گئی تو وہ اس سے بھی بڑا اعزاز ہے کیونکہ کام کرنے کے نتیجہ میں جو اعزاز ملتا ہے وہ تو بہرصورت ملے گا ہی۔ کوشش تو کی ہے نا۔

پس ہم میں سے ہر شخص کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کام میں بددیانتی تو کہیں بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کام دنیا کا ہو یا دین کا۔ لیکن دین کے کاموں کو دنیا کے کاموں سے زیادہ دلچسپی کے ساتھ کیا جانا چاہئے۔ خاص طور پر جب کسی کام کو ہمارے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ لگانے والا کوئی اور ہے۔ ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی ہمارے ذمے نہ لگاتا تو ہم اس کے متعلق سوچنے لگتے۔ کریں یا نہ کریں لیکن اب تو کام ذمے لگ گیا ہے اب تو ہمیں کرنا ہی ہے۔

پس اپنے آپ کو اس طریق پر ڈھالیں کہ کبھی یہ کہنے کا موقعہ نہ آئے کہ اس کام سے ہمیں مناسبت نہیں ہے۔ یہ کام ہماری طبیعت کے خلاف ہے۔ یہ کام نہایت مشکل ہے۔ کام کیسا بھی ہو جب آپ کو اس کام پر لگایا جاتا ہے تو آپ وہ کریں۔ آپ وہ کریں کا مطلب یہ ہے کہ آپ وہ کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا اس سے آپ کو کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے۔ اگرچہ خواہش تو یہی ہوتی ہے کہ نتیجہ ٹھیک نکلے لیکن اگر آپ دیانت داری سے کام کریں جو بھی نتیجہ ہو وہی آپ کے لئے اعزاز کا باعث بن جائے گا۔

پس آیئے ہم یہ تہیہ کریں کہ ہمیں دین کے کام سرانجام دینے ہیں اور ان میں کسی سستی یا کسل کو دخل نہیں ہو گا۔ کام کیسا بھی ہو اگر ہمارے ذمے لگا دیا گیا ہے تو ہم کریں گے۔ اور جب خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ وہ ہمیں کامیابی عطا کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا۔

کون جائے گا کہاں تک' یہ کسے معلوم ہے
کیا ارادے ہیں کسی کے' اور کیا مقسوم ہے
دندناتے پھر رہے ہیں آج بحر و بر میں وہ
دیکھ لینا کل کہ ان کا نام بھی معدوم ہے
جو سمجھتا ہے اسے معلوم ہے ہونا ہے کیا
وہ غبی ہے' اور یقیناً عقل سے محروم ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

قبولیتِ دعا کا مقام

جو لوگ دعاؤں کے قائل ہیں وہ تو دعا کرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں جو رسمی اور نسلی ایمان کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ چونکہ وہ اپنے بزرگوں سے سنتے چلے آتے ہیں کہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ یا ان کے ماں باپ دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ بھی دیکھا دیکھی دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسی دعا کی حیثیت کھجلی سے زیادہ نہیں ہوتی جس طرح خارش ہوتی ہے۔ اور انسان کھجلانے لگ جاتا ہے۔ اس کے سامنے کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ یونہی ایک اندرونی مجبوری پیدا ہوتی ہے اور اسے خراش محسوس ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے کھجلانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح رسمی اور نسلی ایمان والوں کا حال ہوتا ہے۔ چونکہ انہوں نے اپنے ماں باپ اور دوسرے بزرگوں کو دعائیں کرتے دیکھا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بھی دیکھا دیکھی دعا کرنے لگ جاتے ہیں۔ نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ دعا کیا ہے۔ اور نہ ہی انہیں قبولیت دعا پر یقین ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص قبولیت دعا پر یقین بھی رکھتا ہے۔ تو اس کا ایمان محض جہلاء کا سا ہوتا ہے۔ اس پر ذرا سی جرح یا اعتراض بھی کیا جائے تو وہ فوراً کہہ دیتا ہے کہ یہ میری غلطی تھی۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جو سمجھ بوجھ کر دعا کرتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول کیا کرتا ہے۔ لیکن انہیں یہ علم نہیں ہوتا کہ دعا چند شرائط کے ساتھ قبول ہوتی ہے۔ نہ ہر دعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہر امر کے لئے دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا صرف انہی امور کے متعلق قبول ہوتی ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بیان فرما دیا ہے۔ کہ وہ دعا کی حد میں آتے ہیں اور جو امور دعا کی حد سے باہر ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق دعا کرنے سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔ دعا کے متعلق ایک پنجابی بزرگ نے کہا ہے کہ۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے

یعنی دعا کرنا موت کے برابر ہے۔ جب تک کوئی انسان دعا میں موت قبول نہیں کرتا اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ بہت سے لوگوں کی دعا ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے ہم بچپن میں آنکھ مچولی کھیلا کرتے تھے۔ ایک لڑکے کی آنکھیں کپڑے سے باندھ دی جاتی تھیں۔ اور جب وہ دوسروں کی تلاش میں جاتا تھا۔ تو جو اسے ہاتھ لگا دیتا تھا یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ بچ گیا ہے۔ یا اور زیادہ چھوٹی عمر کے بچے بجائے ہاتھ لگانے کے اس پر تھوکا کرتے تھے۔ اسی طرح بہت سے دعا کرنے والے خدا تعالیٰ کی درگاہ میں تھوک کر آجاتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں کہ ان کی دعا قبول ہو گئی۔ حالانکہ قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ دعا کرنے والے کو قبولیت دعا پر یقین ہو۔ اور وہ یہ ایمان رکھتا ہو کہ خدا تعالیٰ اس کی دعا سنے گا۔ اور پھر وہ انہی امور کے متعلق دعا کرے جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے بیان فرما دیئے ہیں کہ ان کے متعلق دعا سنی جائے گی۔ دوسرے دعا اس طریق پر کی جائے جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ تیسرے دعا کرنے والے کو صرف قبولیت دعا پر ہی یقین نہ ہو۔ بلکہ فیضان الٰہی پر اتنا یقین ہو کہ وہ سمجھتا ہو کہ خدا تعالیٰ اسے کبھی بھی خالی ہاتھ واپس نہیں کرے گا۔ بے شک ایک شخص کو یہ یقین تو ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ (-) حضرت بانی سلسلہ کی دعائیں سنا کرتا تھا۔ مگر اتنا یقین اسے قبولیت دعا کا حقدار نہیں بنا دیتا۔ قبولیت دعا کا حقدار وہ اسی وقت ہو گا جب اسے اپنے متعلق بھی یقین ہو کہ خدا تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سنے گا۔ اور یہ یقین تبھی پیدا ہو سکتا ہے جب اس کا خدا تعالیٰ سے صرف دماغی تعلق نہ ہو بلکہ محبت کا تعلق ہو۔ اور وہ محسوس کرتا ہو کہ وہ خدا تعالیٰ سے پیار رکھتا ہے۔ جب وہ یہ محسوس کرے گا کہ وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ اس سے محبت نہ کرے کرے دماغی طور پر محبت کا تعلق تو اپنے افسر سے بھی ہو سکتا ہے۔ اپنے محکمہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اپنی گورنمنٹ سے بھی ہو سکتا ہے اپنے محلّہ والوں سے بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کے ذکر پر انسان کے اندر فدائیت پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے اندر ان سے ملنے کی رغبت پیدا نہیں ہوتی۔ اس کے قلب میں رقت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن وہی شخص جب اپنی بیوی کا خیال کرتا ہے یا اپنی بہن کا خیال کرتا ہے تو اس کے جذبات ویسے نہیں ہوتے جیسا کہ بازار والوں یا محلہ والوں کا خیال کرنے پر ہوتے ہیں۔ مثلاً جب وہ سوچتا ہے کہ فلاں دوکان پر مٹھائی اچھی ہوتی ہے۔ یا فلاں دوکان پر میوے اچھے ہوتے ہیں۔ تو اس کے اندر وہ جذبات پیدا نہیں ہوتے جو اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب اسے کوئی شخص یہ پیغام دیتا ہے کہ رستہ میں اسے اس کی ماں ملی تھی اور وہ اسے سلام کہتی تھی یا اس کی بیٹی آئی تھی اور کہتی تھی میرے ابا جان کو میرا اسلام کہہ دینا وہ جذبات اور ہوتے ہیں اور یہ جذبات اور ہوتے ہیں۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ حلوائی کا خیال کر کے نہ اسے رونا آتا ہے اور نہ اسے ہنسی آتی ہے۔ لیکن ماں یا بیٹی یا بیوی کا خیال آنے پر اس کے اندر صرف محبت کے جذبات ہی پیدا نہیں ہوتے بلکہ بعض دفعہ رقت کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں سکتا۔ مثلاً اگر وہ یہ خبر سنے کہ اس کی ماں بیٹی یا بیوی موت کے قریب ہے اور وہ اسے سلام کہتی ہے تو وہ رقت کی وجہ سے رو پڑے گا۔ پس دعا کرنے والے کے اندر خدا تعالیٰ کے متعلق جب محبت کے جذبات پیدا ہوں۔ تبھی وہ اس کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اگر اس کے اندر محبت کے جذبات پیدا نہیں ہوتے تو وہ یہ یقین بھی نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سنے گا اور اس کی مدد کو پہنچے گا۔ بچوں کو دیکھ لو۔ انہیں بہتیرا کہو کہ میں تمہاری ماں سے تمہیں پٹواؤں گا تو وہ یہی کہتے چلے جائیں گے کہ وہ ہمیں نہیں مارے گی۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ بچہ اپنی ماں کے متعلق محبت کے جذبات رکھتا ہے۔ خواہ وہ مار کے قابل ہی ہو۔ تب بھی وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ اسے نہیں مارے گی۔ اسی طرح اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے اتنی محبت ہو جاتی ہے کہ تم یقین رکھتے ہو کہ اگر تم سزا کے بھی قابل ہو تو وہ تمہیں سزا نہیں دے گا۔ بلکہ تم سے پیار کرے گا۔ تو یہی وہ مقام ہے جہاں سے قبولیت دعا شروع ہوتی ہے۔

OOO

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

اگر نوجوانوں میں بری باتیں پیدا ہو جائیں مثلاً نکما پن کی عادت پیدا ہو جائے تو یقیناً آج نہیں تو کل وہ قوم تباہ ہو جائے گی۔ بالخصوص جھوٹ تو ایسا خطرناک مرض ہے کہ یہ انسان کے ایمان کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ بعض دفعہ پندرہ پندرہ سال تک ہم ایک شخص کے متعلق یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ وہ بڑا بزرگ اور راستباز انسان ہے مگر پھر پتہ لگتا ہے کہ وہ بڑا کذاب ہے۔ دیکھتا کچھ ہے اور بیان کچھ کرتا ہے۔ مگر یہ باتیں بچپن میں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ پس نوجوانوں میں اگر اس قسم کی باتیں پیدا کر دی جائیں اور ان کے اخلاق کو صحیح رنگ میں ڈھالا جائے تو یقیناً قوم کی ترقی میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ مثلاً میں نے تحریک جدید جاری کی۔ اس میں اگر غور کر کے دیکھا جائے تو کامیابی عورتوں اور بچوں کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اگر عورتیں اور بچے ہمارے ساتھ تعاون نہ کریں تو یقیناً جماعت کا ایک حصہ اس پر عمل کرنے سے رہ جائے گا لیکن اگر عورتیں اور بچے اس میں شامل ہوں تو ہمارے کام میں بہت سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً سادہ کپڑے ہیں یا زیورات کی کمی ہے یا ایک خاص عرصے تک زیور بالکل نہ بنوانا ہے۔ اب جب تک عورتیں اس میں شریک نہ ہوں ان باتوں پر کس طرح عمل ہو سکتا ہے۔ یا ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے۔ اس میں اگر نوجوان اور بچے شریک نہ ہوں تو یہ سکیم کس طرح چل سکتی ہے یا مثلاً نکمانہ رہنا ہے اب نکمے پن کی عادت بچوں میں ہی ہو سکتی ہے۔ بڑے تو اپنی اپنی جگہ کام کر رہے ہوتے ہیں اور ان میں سے کئی آسودہ حال ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی نئی نسل یہ کہنا شروع کر دیتی ہے کہ ہمارے ابا نواب' ہمارے ابا فلانے' ہم فلاں کام کیوں کریں۔ اس میں ہماری ہتک ہے اور پھر تمام خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔ حالانکہ اگر ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی جائے اور ان کے قلوب پر اس کا نقش کر دیا جائے کہ جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکما رہتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے اور یہ کہ معمولی دولت مند یا زمیندار تو الگ رہے اگر ایک بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکما رہتا ہے تو وہ بھی اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب ہے اور اس چمار کے بیٹے سے بدتر ہے جو کام کرتا ہے۔ تو یقیناً اگلی نسل درست ہو سکتی ہے اور پھر وہ نسل اپنی اگلی نسل کو درست کر سکتی ہے اور وہ اپنے سے اگلی نسل کو' یہاں تک کہ یہ باتیں قومی کیریکٹر میں شامل ہو جائیں کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جو باتیں قوم کی عادت بن جاتی ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتی ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عادت ایک لحاظ سے بری ہے مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ ایک لحاظ سے وہ اچھی بھی ہوتی ہے۔

OOO

ایک واقف نو بچی کا خط ایڈیٹر الفضل کے نام

پیارے انکل سیفی

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں 6 سال کی ہو گئی ہوں میں نے حضرت بانی سلسلہ کا قصیدہ "یا عین" سارا یاد کر لیا ہے۔ کلام الٰہی بھی ختم کر لیا ہے۔ اور اب میں سکول میں دوسری کلاس میں داخل ہو گئی ہوں۔ میں وقف نو کی مجاہدہ ہوں۔ ہمارے گھر میں روزانہ الفضل آتا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے دین کی خدمت کرنے والی بنائے۔

سیفا اسحاق
ڈرگ روڈ کراچی

قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ کی ضرورت

O حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

کسی کام کے متعلق یہ قیاس کر لینا کہ یہ نہیں ہو سکتا یہ غلط خیال ہے۔ بلکہ کام کرنے سے پیشتر یہ سوچ لینا چاہئے کہ کیا کام انسانی طاقت کے اندر ہے؟ ایک دفعہ اس امر کے متعلق سوچنے کے بعد کسی وقت یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ یہ نہیں ہو سکتا نہ ہی پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہو کہ وہ ساتھ شامل ہوتے ہیں یا نہیں۔ ترقی ہمیشہ اس کام سے ہوتی ہے جو کامل وثوق اور یقین سے کیا جائے۔ اور دوسرے کے بھروسے پر نہ کیا جائے۔ (مطالبات تحریک جدید ص168)

"اب تحریک جدید کے نئے سال کا وقت آگیا ہے۔ ہماری جماعت کا چندہ پہلے سے ہزاروں گنا بڑھ جانا چاہئے اور اگر آپ ہمت کریں اور (دعوت) کریں تو یقیناً بڑھ جائے گا۔ اگر پہلے ایک لاکھ ہوتا تھا تو اب ایک کروڑ ہونا چاہئے۔ پس میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ آئندہ سال تحریک جدید کے لئے اپنے وعدے لکھوائیں اور اپنے شہروں میں جا کر تمام احمدیوں سے لکھوائیں تاکہ تحریک جدید کا چندہ نہ صرف کروڑ بلکہ کروڑوں ہو جائے۔

خدا تعالیٰ آپ کے مالوں میں برکت دے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

اشتعال سے گریز کیجئے

انسان کو ضرر کئی طریق سے پہنچ سکتا ہے بعض اوقات اس ضرر میں اپنا دخل بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کا اپنا دخل نہیں بھی ہوتا۔ وہ ضرر سے بچ تو سکتا ہے لیکن بعض اوقات اسے موقعہ ہی نہیں ملتا۔ بعض اوقات وہ کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا جس سے وہ ضرر سے بچ سکے۔ اور ضرر پہنچانے والی چیز اس کے سامنے بھی نہیں آتی۔ مثلاً آپ نے کوئی ایسا کھانا کھالیا جس میں مکھی نے اپنا گند شامل کر دیا ہوتا ہے آپ نے وہ مکھی بھی نہیں دیکھی اور گند بھی نہیں دیکھا۔ لیکن چونکہ آپ کا کھانا گندا ہو چکا ہے آپ کو ضرر پہنچ سکتا ہے۔ آپ کھلے میں لیٹے ہیں اور مچھر آپ کو کاٹ لیتا ہے۔ مچھر کو آپ دیکھتے تو ہیں لیکن مچھر اس لئے تو نہیں کاٹتا کہ اسے آپ کو ضرر پہنچانا مقصود ہے بلکہ اس لئے کاٹتا ہے کہ وہ اپنی بھوک مٹانا چاہتا ہے۔ اپنا ڈنک آپ میں چبھو کر وہ خون حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ کہ اس سے آپ کو ضرر پہنچے گا۔ اس سے اس کو کوئی غرض نہیں۔ اور وہ یہ ارادہ بھی نہیں کرکے آتا کہ آپ کو ضرر پہنچانا ہے۔ اپنی ضرورت کے لئے آتا ہے۔ گلی میں ایک کتا بیٹھا ہوا ہے۔ آپ اس کے پاس سے گذر جائیں وہ آپ کو کچھ نہیں کہتا۔ بعض کتے کاٹ لیتے ہیں لیکن کاٹنے والے کتے اس لئے کاٹتے ہیں کہ وہ کسی بات کو اپنی طبیعت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ آپ کا ان کے قریب چلے جانا آپ کا فقیروں جیسا لباس ہونا۔ یا اور کوئی بات۔ اور اگر کوئی بات ان کی طبیعت کے خلاف نہ ہو تو وہ کاٹتے نہیں۔ آپ گھر کے اندر داخل ہوئے۔ کتے نے کاٹ لیا۔ کتے نے اس لئے کاٹ لیا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ آپ گھر کے اندر داخل ہوں۔ اگر گھر کا مالک بھی آپ کے ساتھ ہے تو کتا سمجھ لیتا ہے کہ آپ کا گھر میں داخل ہونا کوئی بری بات نہیں۔ اس لئے وہ کچھ نہیں کہتا۔ اور اگر کچھ کہنے بھی لگتا ہے تو مالک اسے روک لیتا ہے۔ اور وہ روکنے سے رک جاتا ہے۔ البتہ اگر آپ اس کو چھی چھی کرنے لگیں تو وہ اسے اپنے لئے مقابلہ سمجھتا ہے۔ اور وہ مالک کی پرواہ کئے بغیر آپ کی طرف کاٹنے کو دوڑے گا۔ آپ سانپ کے پاس سے گذر جایئے آپ کو سانپ کچھ نہیں کہے گا۔ لیکن اگر اس کی دم پر آپ کا پاؤں آگیا یا وہ ویسے ہی کسی نہ کسی طرح آپ کے قریب آگیا بلکہ آپ کے جسم کے ساتھ لگ گیا تو فطرتاً آپ کو کاٹے گا۔ اگر آپ راہ چلتے اسے کچھ نہ کہیں تو وہ کچھ نہیں کہتا۔ اور اگر آپ مزاحمت کریں تو آپ کو کاٹے گا۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ شیر بھی از خود حملہ نہیں کرتا۔ کہیں بیٹھا ہو اور آپ اس کے پاس سے گذر جائیں تو بے شک آرام سے گذر جائیں لیکن اگر آپ نے اس کے پاس سے گذرتے ہوئے اپنا ہاتھ اس طرح اٹھایا کہ گویا آپ اس کو وہاں سے اٹھانا چاہتے ہیں یا اسے مارنا چاہتے ہیں تو وہ یقیناً آپ پر حملہ کرے گا۔

ان ساری مثالوں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جو بغیر اشتعال کے آپ کو نقصان پہنچا دیتی ہیں۔ لیکن ان کا نقصان پہنچانے کا ارادہ نہیں ہوتا۔ نتیجتاً نقصان تو پہنچتا ہے لیکن بغیر کسی ارادے کے۔ کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ وہ آپ کو ارادتاً نقصان پہنچاتی ہیں۔ لیکن نقصان پہنچانے کا ارادہ وہ صرف اس وقت کرتی ہیں جب وہ کسی بات کو اپنی طبیعت کے خلاف دیکھیں۔ جب وہ یہ سمجھیں کہ آپ ان کے ساتھ مقابلہ کرنے لگے ہیں۔ آپ ان کی کسی بات میں حائل ہو رہے ہیں۔ آپ انہیں آرام نہیں کرنے دیتے۔ یا آپ ان کا راستہ روکتے ہیں۔ یا وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کسی نہ کسی طرح انہیں ضرر پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس طرح کا ضرر ہمیشہ اشتعال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ آپ یہ بھی کوشش کرسکتے ہیں کہ آپ اشتعال نہ پہنچائیں۔ آپ کو ضرر نہیں پہنچے گا۔ لیکن اگر آپ نے ایسی کوئی حرکت کی جس سے دوسرے کو اشتعال آیا تو پھر اس بات کے لئے تیار رہیے کہ اس کا ضرر آپ کو پہنچے۔ اگر آپ کسی سے گفتگو کر رہے ہیں اور متحمل مزاجی سے گفتگو کرتے چلے جاتے ہیں تو گفتگو خاصی لمبی ہونے کے باوجود پر سکون رہتی ہے۔ لیکن اگر آپ نے دوسرے کو اشتعال دلا دیا تو بات ختم بھی جلدی ہو جائے گی اور اس کا نتیجہ تشدد بھی ہو سکتا ہے۔ اور یہ بات کرنے کے انداز پر بھی منحصر ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر آپ کسی سے یہ کہیں کہ آپ کی بات درست معلوم نہیں ہوتی تو وہ کہے گا اچھا پھر سوچ لیتے ہیں لیکن آپ کسی سے یہ کہیں کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں تو وہ یقیناً جھوٹ آپ کی طرف بھی منسوب کرے گا اور وہ اشتعال میں آجائے گا۔ بات تو ایک ہی ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں یا یہ کہ آپ کی بات درست معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن ایک انداز متحمل مزاجی کا ہے۔ ایک انداز اشتعال پیدا کرنے والا ہے۔

پس اشتعال پیدا کرنے سے ہمیشہ گریز کیجئے۔ جانور ہو یا انسان وہ اشتعال کو پسند نہیں کرتا۔ جانور کو بھی اشتعال دلائیں گے تو وہ حملہ کرے گا اور انسان کو بھی اشتعال دلائیں گے تو وہ آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ آپ کی عزت پر حملہ کرے گا۔ آپ کو جسمانی طور پر ضرر پہنچائے گا۔ جس طرح بھی ہو سکے گا وہ آپ کی مخالفت کرے گا۔ اور اس مخالفت میں مخاصمت شامل ہو گی۔ اور جس مخالفت میں مخاصمت شامل ہو جائے وہاں بہت زیادہ ضرر کا امکان ہوتا ہے۔

پس یہ بات یاد رکھئے کہ جو نقصان کسی کو اشتعال دلانے کے بغیر پیدا ہوتے ہیں ان کا تو کوئی حل ہے ہی نہیں لیکن جو نقصان اشتعال دلانے پر پیدا ہوتے ہیں انہیں روکا جا سکتا ہے۔ آپ کسی کو اشتعال نہ دلائیں۔ جانور ہو یا انسان ہو۔ اگر آپ اشتعال دلائیں گے تو آپ کو نقصان ہو گا۔

ооо

چوہدری محمد صدیق صاحب لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ

وطنِ عزیز میں قیامِ امن کا نادر نسخہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ابتداء نفس واحدہ سے فرمائی اور پھر اس سے آگے نسل چلائی اور آپس میں میل جول اور باہمی تعارف کے لئے قبائل اور خاندانوں میں تقسیم فرمادیا تاکہ ایک دوسرے کی پہچان ہو سکے اور آپس میں مہر و محبت کے ساتھ زندگی گذاریں' زمین پر امن و امان قائم رہے اور اس میں دنگا فساد' قتل و غارت اور مار دھاڑ کو ناپسند فرمایا۔

ان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اور صراط مستقیم پر قائم رکھنے کے لئے ان میں سے اپنے نیک بندوں کو مبعوث فرمایا اور ان کو تقویٰ یعنی خداخوفی سے اصلاح نفس کی تاکید فرمائی اور ہر قسم کی برائی 'گناہ اور گند سے پرہیز کی بار بار تاکید فرمائی اور ایک دوسرے سے حسن سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی اور باہمی رواداری کی تعلیم دی تاکہ تمام لوگ ایک دوسرے کے مال و جان عزت اور ناموس کی حفاظت کریں اور کسی کو بھی اپنی زبان یا ہاتھ سے کوئی گزند نہ پہنچائیں۔

آج ہمارے اس دور میں دنیا کی باقی قومیں تمدن کے صحیح اصولوں پر گامزن ہیں اور حتی الامکان باہمی اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی زندگیاں امن و امان کے ساتھ بسر کر رہی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کے باسیوں کی کچھ ایسی شامت اعمال ہے کہ ان کی عقلیں جاتی رہی ہیں وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکھاتے۔ ہر طرف نفسا نفسی ہے۔ ہر کوئی اسی دھن میں کہ وہ راتوں رات اربوں ڈالروں' پاؤنڈوں کا مالک بن جائے۔ بڑے بڑے محلات ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے بنانے کی فکر میں ڈوبے جا رہے ہیں لیکن تمدنی اور معاشرتی آداب سے بے بہرہ ہوتے جا رہے ہیں۔ نہ کسی کی عزت و آبرو کی حفاظت کا خیال ہے اور نہ کسی کے مال و جان کی حفاظت کا۔ ملک میں اس قدر بدامنی پھیل چکی ہے۔ الامان والحفیظ۔

پھر جو لوگ اپنے آپ کو سیاستدان کہتے ہیں اور لوگوں کے ووٹوں کی بدولت بڑے بڑے مناصب عالیہ پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں وہ عوام (جن کی طاقت سے ان مراتب تک پہنچے ہیں) کی بہبودی اور روزمرہ کی ضروریات بہم پہنچانے کے سلسلہ میں اپنے فرائض منصبی سے کلی طور پر غافل ہیں بلکہ انکا صرف یہی مدعا اور مقصد ہے کہ کسی طرح ان کی اپنی دھاک بیٹھ جائے قوم اور وطن کی عزت و ناموس کی حفاظت کی کوئی پرواہ تک نہیں ہے بلکہ ہر وقت اپنی ہی حیلہ بازیوں اور منصوبوں میں اپنے مدمقابل کو نیچا دکھانے کے لئے مصروف رہتے ہیں۔

ان لوگوں کے باہمی تنازعات اور پھر خود پسندی او بھول مادیگرے نیست۔ پر اصرار اور ایک دوسرے کے خلاف مکروہ حد تک منصوبہ بندی اور سازشوں نے ملک کو اس حد تک پہنچا دیا ہے حتیٰ کہ وہ جو اپنے آپ کو صاحب امر کہلاتے ہیں اور جن کو ملک کے غریب عوام نے وطن عزیز کو ترقی کے راستوں پر گامزن کرنے کے لئے چنا تھا وہ بھی آپس میں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے ہیں اور اپنے مدمقابل کو نیچا دکھانے کی سعی میں رات دن مصروف و غلطاں ہیں اور باہمی افہام و تفہیم اور رواداری کے شائبہ تک کا مظاہرہ ان کے کردار سے ظاہر نہیں ہوتا حتیٰ کہ معمولی معمولی باتوں میں باہمی جھگڑوں کو طول دیتے ہیں اور پھر ان کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے سے بھی نہیں چوکتے چنانچہ حال ہی میں عدالت عالیہ کے احاطہ میں معمولی سی بات پر ایک معزز شخص سے تصادم اور ہاتھا پائی دشنام دہی اور جوت و پیزار ہوئی کہ الامان والحفیظ۔

ان سب حالات کی بری وجہ یہی ہے کہ ہر کوئی اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنا چاہتا ہے اور دوسروں کی کیا مجال' یہ اس کی برابری کر سکیں۔ انہیں اپنے مقابلہ میں حقیر سمجھتا ہے اور معمولی سی بات پر جوش میں آکر دوسروں کو مغلوب کرنے کی سعی میں جائز و ناجائز طریق اپنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیتا۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ اگر کسی بھائی سے کوئی غلطی ہو جائے یا کوئی لفظ اس کی شان کے خلاف بولا جائے تو حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا جائے اور اس کے مقابلہ میں اس پر رحم اور عفو و درگذر کا سلوک کرنا چاہئے اور اس کی پردہ پوشی کرنی چاہئے نہ کہ اس کی عزت اور ناموس پر حملہ اور ذرا سی بات پر اس کو ذلت کا اقرار کرائے بغیر اس کا پیچھا نہ چھوڑا جائے۔

تاریخ شاہد ہے کہ بڑے لوگ اپنی رعایا کی کسی غلطی پر گرفت نہ کرتے تھے بلکہ دلجوئی کرتے تھے نہ کہ ان کا دل دکھاتے۔ چنانچہ ایک قصہ مذکور ہے کہ ایک بادشاہ کو (کلام الٰہی) کی کتابت کا شوق تھا وہ (کلام الٰہی) لکھ رہا تھا کہ ایک معمولی ملّا کا ادھر سے گذر ہوا اس نے بادشاہ کو (کلام الٰہی) لکھتے ہوئے ایک لفظ کے متعلق کہا کہ یہ غلط ہے بادشاہ نے اسی وقت اس لفظ کے گرد دائرہ اس خیال سے لگا دیا کہ اسے بعد میں کاٹ دیا جائے گا جب کم علم ملّا چلا گیا تو بادشاہ نے وہ دائرہ مٹا دیا جو لوگ وہاں موجود تھے وہ حیران ہو گئے اور پوچھا کہ دائرہ کیوں مٹایا ہے تو بادشاہ نے جواب دیا کہ دراصل اس کو علم نہیں تھا لفظ دراصل صحیح ہے لہٰذا دائرہ کو مٹا دیا دائرہ اس لئے لگایا تھا کہ اس کی دلجوئی ہووے۔ دیکھیں! بادشاہ نے کم فہم ملا سے ناراضگی کا اظہار کرنے کی بجائے اس کی دلجوئی کی اور اپنے عمدہ اخلاق اور وسیع حوصلگی کی شاندار مثال قائم کی۔ لیکن ہماری قوم اور ملک کی بدقسمتی ہی ہے کہ ہمارے ملک کے حاکموں میں ایسا شعور نہیں ہے ان چند سطور کے لکھنے سے مدعا صرف یہ ہے کہ ہمارے ملک کے سب باشندے بلاتمیز مذہب و عقیدہ کے اپنے اندر تقویٰ یعنی خدا خوفی کو ہر وقت اپنے دل اور دماغ میں جگہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

جنگِ عظیم سے بڑا منصوبہ

"تحریک جدید" کے ذریعہ جس عظیم الشان تغیر و انقلاب کی داغ بیل ڈالی گئی تھی اس کی عظمت و اہمیت کے مطابق جانی و مالی قربانی پیش کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت ثانی جنگ عظیم کی مثال پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

".....جنگ عظیم میں دو کروڑ آدمی مارے گئے یا زخمی ہوئے۔ اربوں ارب روپیہ خرچ ہوا تھا۔ صرف انگریزوں کا 2 کروڑ روپیہ روزانہ صرف ہوتا تھا مگر ہمارے لئے اس سے بڑھ کر جنگ درپیش ہے کیونکہ ہمارا کام دلوں کو فتح کرنا اور انسانوں کی عادتوں اور اخلاق اور خیالات کو بدلنا ہے۔ ہم جب تک اپنے اوقات اور اپنے اموال کو ایک حد بندی کے اندر نہ لے آئیں اور اس کے بعد خدا تعالیٰ سے عرض نہ کریں کہ اے خدا تو نے ہمیں بلایا اور ہم تیرے حضور حاضر ہو گئے ہیں اس وقت تک سب دعوے باطل اور امنگیں اور خواہشیں بے سود ہیں اور کوئی چیز ہمیں فائدہ نہیں دے سکتی۔ خالی دعویٰ تو پاگل بھی کرتا ہے لیکن اس کے دعووں کو کون وقعت دیتا ہے کیونکہ وہ جو کہتا ہے کرتا نہیں ہے اور عمل کے بغیر کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔

(میں) اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں مگر حکم اس کا ہے۔ وہ غیر محدود خزانوں والا ہے۔ اسے میرے دل کی تڑپ کا علم ہے اور اس کام کی اہمیت کو جو ہمارے سپرد ہے وہ ہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ پس میں اسی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جماعت کے سینوں کو کھولے اور ان کے دلوں کے زنگ کو دور کرے تا وہ ایک مخلص اور باوفا عاشق کی طرح اس کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں اور دیوانہ وار اپنی بڑی اور چھوٹی قربانی کو خدا تعالیٰ کے قدموں میں لا ڈالیں اور اپنے ایمان کا کھلا ثبوت دے کر دشمن کو شرمندہ کریں اور اس کی ہنسی کو رونے سے بدل دیں اور نہ صرف یہ مالی قربانی کریں بلکہ دوسرے مطالبات جو جانی اور وقتی قربانیوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں دل کھول کر حصہ لیں۔

الفضل 19۔ نومبر 35ء)

مقصد کی اہمیت ۔ کام کی وسعت۔ واقفین کی بکثرت ضرورت کے متعلق نہایت یقین و وثوق کے ساتھ وجدانی حالت و کیفیت کے ساتھ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر (دعوت و اشاعت) کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں (مربیوں) اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہان میں (دعوت) کو وسیع کرنے کے لئے مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے (مربی) چاہئیں اور کبھی کہتا ہوں کہ اتنے (مربیوں) سے کام نہیں بن سکتا۔ اس سے بھی زیادہ (مربی) چاہئیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ بیس بیس لاکھ تک (مربیوں) کی تعداد پہنچا کر میں سو جایا کرتا ہوں۔ میرے اس وقت کے خیالات کو اگر ریکارڈ کیا جائے تو شاید دنیا یہ خیال کرے کہ سب سے بڑا شیخ چلی میں ہوں۔ مگر مجھے اپنے خیالات اور اندازوں میں اتنا مزا آتا ہے کہ سارے دن کی کوفت دور ہو جاتی ہے...... اپنے ان مزے کی گھڑیوں میں میں نے بیس بیس لاکھ (کارکن) تجویز کیا ہے دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک وہمہ سے بڑھ کر کوئی حقیقت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ مرتی نہیں جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کرے۔ لوگ بے شک شیخ چلی کہہ لیں مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالیٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال کے بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اسے توفیق ہوئی تو وہ ایک لاکھ (مربی) تیار کر دے گا پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بندہ کو کھڑا کر دے گا جو (مربیوں) کو دو لاکھ تک پہنچا دے گا۔ پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر (مربیوں) کو تین لاکھ تک پہنچا دے گا۔ اس طرح قدم بہ قدم اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب ساری دنیا میں ہمارے 20 لاکھ (مربی) کام کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اس سے پہلے کسی چیز کے متعلق امید رکھنا بے وقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں اور زمانے سے مٹ نہیں سکتے۔ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔"

(الفضل 28۔ اگست 59ء)

جماعت میں صاحب حیثیت اور دنیوی طور پر معزز سمجھے جانے والے افراد کو نصیحت و انتباہ کرتے ہوئے حضرت امام جماعت ثانی فرماتے ہیں۔

"وہ اقوام جن کو اللہ تعالیٰ نے سیاسی عزت دی ہے اگر اپنے فرائض کو ادا کریں تو ان کی عزت قائم رہ سکتی ہے۔ اگر ان کے اندر قربانی کا مادہ پیدا نہ ہوا تو ان کی عزت چھن جائے گی اس وقت دنیا میں ایسے انقلابات اور تغیرات ہونے والے ہیں کہ اگر ان قوموں نے جو اس وقت سیاسی طور پر معزز سمجھی جاتی ہیں اپنا حصہ قربانیوں کا ادا نہ کیا تو وہ گر جائیں گی اور وہ عزت پا جائیں گی جو اس وقت سیاسی طور پر معزز نہیں سمجھی جاتیں۔ (ایسی باتیں) موجود ہیں جن میں پایا جاتا ہے کہ (آخری) زمانہ میں عزت والی قومیں گر جائیں گی اور ادنیٰ سمجھی جانے والی معزز ہو جائیں گی۔ (ہمارے دین) نے تو کسی قوم کو ذلیل قرار نہیں دیا اور قومی فرق کو تسلیم نہیں کیا۔ (اللہ تعالیٰ) کے نزدیک ہر شخص اگر خدمت دین کرے تو وہ معزز اور سردار ہے مگر ان قوموں کے لئے جو سیاسی طور پر معزز سمجھی جاتی ہیں بہت شرم کی بات ہو گی اگر وہ قربانیوں میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے گر جائیں اور سیاسی طور پر ادنیٰ سمجھی جانے والی قومیں آگے آجائیں۔

پس میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے اور اپنی اولادوں کو دین کے لئے وقف کریں۔ وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔ اگر ہم سستی سے کام لیں گے تو خدا تعالیٰ اپنے کام کے لئے کوئی اور انتظام کرے گا اور ہماری بدقسمتی پر مہر ہو جائے گی۔ کاش ہمارے دل اس فرض کو پورے طور پر محسوس کریں۔

باقی صفحہ (۱) پر

تیرا ہے یا میرا

نگارِ غم بتا دل کا جہاں تیرا ہے یا میرا
گدازِ عشق میں سوزِ نہاں تیرا ہے یا میرا

نشیمن چار تنکوں کا سہی پھر بھی نشیمن ہے
مگر یہ شعلۂ برقِ تپاں تیرا ہے یا میرا

سمندر کے خزینے ساحلوں پر آن بکھرے ہیں
یہ سارا شعبدہ موجِ رواں تیرا ہے یا میرا

گناہوں کی سزا برحق مگر شکوہ تو کرنے دے
خداوندا یہ دَورِ آسماں تیرا ہے یا میرا

وقارِ غم کی خاطر تُو مِرے دل کی حفاظت کر
تجھے معلوم ہے یہ پاسباں تیرا ہے یا میرا

نہ وہ نغمہ 'نہ وہ مطرب' نہ وہ بادہ' نہ وہ ساقی
مگر تلخی کا یہ بارِ گراں تیرا ہے یا میرا

مصوّر اپنے شہکاروں کا ہوتا ہے محافظ بھی
زوالِ آدمِ خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا

رہا نالاں مَیں شب بھر اور تُو گیتوں کی محفل میں
سحر دم یہ اجالا نغمہ خواں تیرا ہے یا میرا

ہزاروں داغ سینے میں ہیں ثاقبؔ ان سے پوچھوں گا
بساطِ دل پہ یہ نام و نشاں تیرا ہے یا میرا

ثاقبؔ زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

پاک بھارت مذاکرات

بھارت میں سیاسی بحران کے پیش نظر خطرہ ہے کہ کہیں پاک بھارت مذاکرات اس کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔ تاہم بھارت نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت مذاکرات میں سیاسی بحران روکاٹ نہیں بنے گا۔ دونوں ملکوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ خارجہ سیکریٹریوں کی سطح پر مذاکرات کا عمل جاری رکھا جائے گا۔ بھارت کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ دو طرفہ مذاکرات کے تیسرے دور میں کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ یہ مذاکرات دسمبر میں از سرنو شروع ہو سکتے ہیں۔ بھارتی ترجمان نے کہا کہ دسمبر میں یہ مذاکرات شروع ہونے کا امکان ہے لیکن بہرحال یہ بات یقینی نہیں۔ ترجمان نے نئی دہلی میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مالدیپ میں بھارتی وزیر مملکت برائے امور خارجہ سلیم شیروانی اور ان کے پاکستانی ہم منصب صدیق کانجو کے درمیان ملاقات میں طے پایا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات کی تاریخیں اور دیگر تفاصیل سفارتی چینل سے طے کی جائیں گی۔ بھارتی ترجمان نے کہا کہ پاک بھارت مذاکرات کسی ایک مسئلہ کی وجہ سے تعطل کا شکار نہیں ہونے چاہئیں۔ ان کا اشارہ مسئلہ کشمیر کی طرف تھا۔ جس پر دونوں ممالک اپنے اپنے موقف پر سختی سے قائم ہیں اور کوئی پیش رفت ہوتی نظر نہیں آرہی۔

ooo

نائیجیریا میں ایڈز

دنیا بھر میں ایڈز کا عالمی دن منایا گیا۔ اس سال ایڈز کے دن کا موضوع تھا ایڈز اور بچے۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں ایڈز تیزی سے پھیل رہی ہے۔ افریقی ممالک میں سے نائیجیریا میں ایڈز کا بم پھٹنے والا ہے۔ یہاں پر یہ مرض بے حد تیزی پھیل رہا ہے۔ ہر سال اس ملک میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد میں دوگنا اضافہ ہو جاتا ہے ایک اندازے کے مطابق آئندہ تین سالوں میں یہاں پر ملک کی 40 فیصد آبادی ایڈز کا شکار ہو جائے گی۔

اسلام آباد میں ایڈز کی روک تھام کے بارے میں ایک ورکشاپ منعقد ہوئی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے ورکشاپ کے شرکاء نے بتایا کہ پاکستان میں اس مرض پر قابو پانے کے لئے پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا جارہا ہے۔

ooo

یاسر عرفات کا مطالبہ

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اسرائیل کو فلسطینیوں کے ساتھ طے پائے جانے والے سمجھوتے کے تحت مقبوضہ علاقوں سے اپنی مکمل فوج واپس بلالینی چاہئے۔ انہوں نے رملہ میں کہا کہ فلسطینی مغربی کنارے سے مزید 6 سے 8 فیصد علاقے سے اسرائیل کی فوج واپس بلانے کی تجویز پر قبول نہیں کریں گے۔ کیونکہ اسرائیل کی حکومت اس قسم کے اقدامات سے مغربی کنارے کے علاقے میں اپنا غاصبانہ قبضہ برقرار رکھنا چاہتی ہے۔ فلسطینیوں کا اس وقت مغربی کنارے کے صرف 27 فیصد علاقے پر جزوی کنٹرول ہے۔

فلسطینی رہنما یاسر عرفات آج کل دباؤ کا شکار ہیں۔ ان کے نجی معالج اشرف کروی نے یہ بات ایک اسرائیل روزنامہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ ان کو کوئی بیماری لاحق نہیں ہے۔-

ooo

افغانستان میں شدید لڑائی

چند ماہ کی خاموشی کے بعد ایک بار افغانستان کا محاذ گرم ہو گیا ہے افغانستان سے ملنے والی اطلاعات کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ سرکاری فوج نے صوبہ قندھار میں احمد شاہ مسعود کی فوج سے دو ضلعوں کا کنٹرول چھین لیا ہے۔ ذرائع کے مطابق احمد شاہ مسعود اور طالبان کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ لڑائی میں بھاری اسلحہ اور گولہ بارود طالبان کی فوج اپنے مخالفین سے چھیننے میں کامیاب ہوئی ہے۔ لیکن تازہ حملے میں ہلاک یا زخمی ہونے والوں کی تعداد فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔ ریڈیو تہران نے گذشتہ روز اطلاع دی تھی کہ طالبان کی فوجوں نے درہ برہان پر قبضہ کرکے خلیلی ملیشیاء کے 3 فوجیوں کو ہلاک اور باقیوں کو مار بھگایا ہے۔ خلیلی ملیشیا کے فوجی نزدیک کے علاقوں کی طرف فرار ہو گئے ہیں۔ طالبان فوجیوں نے اس مقام پر بڑی تعداد میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور طالبان فوجی اپنی پوزیشن یہاں مضبوط بنا رہے ہیں۔

ooo

یونائیٹڈ فرنٹ کا مطالبہ

بھارتی پارلیمنٹ کی دو بڑی پارٹیوں کانگرس اور بی جے پی کا حالیہ سیاسی بحران میں رد عمل یہ ہے کہ ہر ممکن طریق پر نئے انتخابات سے بچا جائے۔ شروع میں یونائیٹڈ فرنٹ نے بھی یہی کہا تھا اور عمومی طور پر بھارتی پارلیمنٹ کا مزاج یہ تھا کہ نئے انتخابات نہ کرائے جائیں۔ لیکن اس کے بعد ابھی تک کوئی پارٹی حکومت بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ کانگرس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ حکومت بنالیں گے لیکن کانگرس بھی ناکام رہی۔ اب یونائیٹڈ فرنٹ نے بھارتی صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں نئے انتخابات کرائے جائیں تاکہ ملک موجودہ سیاسی تعطل سے نجات حاصل کرسکے۔

ادھر بی جے پی نے صدر نارائن سے کہا ہے کہ وہ انہیں حکومت بنانے کے لئے کچھ مہلت دیں۔ بی جے پی کے صدر کے ایل ایڈوانی نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی اور اس کی اتحادی جماعتیں شیو سینا، سمتا پارٹی، ہریانہ ویکاس پارٹی، اور اکالی دل اس وقت مل کر حکومت بنانے کی پوزیشن میں ہیں۔ تاہم انہوں نے اس مقصد کے لئے صدر سے وقت مانگا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر لوگ سبھا کا اجلاس ملتوی نہ کیا جاتا تو وہ حکومت بنانے میں کامیاب ہو جاتے۔

ooo

بقیہ صفحہ 4

دیں۔ اپنے اندر عجب اور خود پسندی اور خود نمائی کا جذبہ پیدا نہ ہونے دیں۔ بلکہ ہر فرد اپنی جگہ پر اپنے فرائض منصبی محنت اور دیانتداری کے ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کریں۔

اگر ملک کا ہر باسی اپنے دل میں عہد کرلے کہ وہ کسی صورت میں بھی اپنے آپ کو دوسرے بھائیوں سے بڑا نہ سمجھے گا بلکہ ہمیشہ خدا خوفی سے اپنی طاقت کے مطابق اپنے اپنے دائرہ عمل میں محنت ایمانداری اور اخلاص اور تندہی سے ملک و قوم کی خدمت میں زندگی بسر کرے گا اور ہر ایک سے باہمی محبت اور رواداری کے تحت حسن سلوک کا مظاہرہ کرے گا۔ تو ملک اور قوم کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور ملک امن کا گہوارہ بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین۔

وللہ در القائل ؎

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقاء ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے۔

ooo

بقیہ صفحہ 5

اے عزیزو! کاش ہمارے ایمان آج ہم کو شرمندگی سے بچالیں۔ کاش ہمارے جسم ہماری روح کے تابع ہو کر ہمیں اپنا فرض ادا کرنے دیں۔ کاش ہمارے آج کے افعال قیامت کے دن ہم کو شرمساری اور روسیاہی سے بچالیں۔ خطاب کے تسلسل میں حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

فتح کا دن وہی دیکھ سکتا ہے جو جلدی چلنے کی کوشش کرے اور میرے قدم کے ساتھ قدم ملانے کی کوشش کرے۔ اے میرے رب تو مجھے اور بھی زیادہ تیز چلنے کی اور جماعت کو میرے قدم سے قدم ملانے کی توفیق بخش۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

(الفضل 31- مارچ 44ء)

آئیڈیل پبلک سکول میں ایک تقریب

آئیڈیل پبلک سکول ربوہ میں مورخہ 22- نومبر 1997ء کو نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یاد میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس کی صدارت ایڈیٹر الفضل محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت سے ہوا جو جماعت دہم کے طالب علم حافظ عتیق احمد نے کی۔ اس کے بعد جماعت ہفتم کے طالب علم عقیل احمد مرزا نے حضرت امام جماعت الثانی کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ سکول کے ایڈمنسٹریٹر اور پرنسپل مرزا امیر احمد نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس اجلاس کا بنیادی مقصد تو ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد تازہ کرنا ہے کیونکہ زندہ قومیں اپنے عظیم فرزندوں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ مقصد بھی ہے کہ بچے یہ عزم کریں کہ ان میں سے ہر ایک ڈاکٹر عبدالسلام بننے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ حضرت امام جماعت الثالث نے فرمایا تھا کہ "مجھے ایک ڈاکٹر عبدالسلام نہیں بلکہ ہزاروں عبدالسلام چاہئیں" ان کے اس تعارفی خطاب کے بعد جماعت نہم کے طالب علم راشد محمود نے تقریر کی جس میں ڈاکٹر عبدالسلام کے حالات زندگی اور آپ کے کارناموں پر روشنی ڈال۔ اس کے بعد جماعت ششم کی طالبہ منصورہ طاہرہ نے حضرت امام جماعت الثانی کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ نظم کے بعد مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پہلے احمدی سائنس دان ہیں جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کو ملنے والی اس خبر کو پورا کیا ہے کہ "میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کردیں گے۔" آپ نے فرمایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو سائنس کی ترقی کے اس دور میں جو کہ بلاشبہ (...) سائنس دانوں کا دور ہوگا اولیت کا مقام حاصل ہے۔ اور یہ اعزاز اور مقام کوئی ان سے چھین نہیں سکتا۔ انہوں نے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بچوں میں بڑی صلاحیتیں موجود ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ علم کا شوق پیدا کریں اور ان صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام بننے کی کوشش کریں اور حضرت بانی سلسلہ کی پیش خبری کو پورا کرنے والے بنیں۔ آپ کے خطاب کے بعد محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ ہر کوئی سائنس دان نہیں بن سکتا اور نہ ہی ہر ایک کو سائنس دان بننا چاہئے کیونکہ کسی کو کسان بننا ہے کسی کو شاعر بننا ہے کسی کو ادیب بننا ہے مقصد یہ ہے کہ آپ جس میدان میں بھی جائیں ڈاکٹر عبدالسلام کے نمونہ پر چلتے ہوئے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز نظر آئیں۔ یہی آج کے جلسہ کا مقصد ہے۔ آخر میں مرزا امیر احمد نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر جناب نسیم سیفی صاحب نے دعا کرائی اس طرح جلسہ کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ جلسہ کی کارروائی ختم ہونے پر معزز مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم کیپٹن ڈاکٹر عبد الشکور صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا گردہ کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ پی اے ایف ہسپتال سرگودھا میں گردہ کا میجر آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے کامیاب آپریشن اور صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرزا منصور احمد صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ شوگر کی مریضہ ہیں۔ جو خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ مریضہ کو شیخ زید ہسپتال لاہور داخل کروایا گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ملک محمد افضل صاحب نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ ایک عرصہ سے بعارضہ یرقان فیصل آباد کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ عزیزہ صائمہ نورین دختر مکرم مہرالدین صاحب دارالنصر غربی (الف) ربوہ کا نکاح مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار سردار خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کھوٹہ ضلع راولپنڈی کے ساتھ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل بھانبڑی نے پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر بیت الاقبال دارالنصر غربی ربوہ میں مورخہ 97-10-20 بعد فجر پڑھا احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر L-52/2 ضلع اوکاڑہ و نمائندہ الفضل برائے اشتہارات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 97-3-23 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت محمد نوید المظفر احمد علوی نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد صالح صاحب (وفات یافتہ) مربی دعوت الی اللہ قادیان کا پوتا اور شیخ محمد صدیق صاحب آف قبولہ حال دارالعلوم وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کے دادا حضرت حکیم شہاب الدین صاحب آف رتنے والا رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔ نومولود کی درازی عمر اور باعمر خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عزیز احمد صاحب ولد مولوی سلطان احمد صاحب (وفات یافتہ) گوگھیاٹ ضلع سرگودھا مورخہ 24- نومبر97ء کو بعمر 63 سال لاہور میں وفات پا گئے۔ مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی سیکرٹری اصلاح و ارشاد اقبال ٹاؤن لاہور نے جنازہ پڑھایا۔ موصوف کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 5- دسمبر 1997ء

12-30 (رات) جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-
2-00 بزم مشاعرہ
مشاعرہ یوم بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حصہ دوئم
3-00 ہومیو پیتھی کلاس
4-25 ڈچ زبان سیکھئے
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت (حصہ 24)
8-00 اردو کلاس-
9-00 ڈچ زبان سیکھئے-
9-30 دین حق کی تاریخ کا ایک ورق- از بی اے رفیق
10-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت صاحب
11-05 تلاوت-درس حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 پشتو پروگرام
1-00 بزم مشاعرہ- مشاعرہ یوم بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حصہ دوئم
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 کمپیوٹرسب کیلئے- حصہ 36
5-05 تلاوت-درس ملفوظات-خبریں-
5-30 درود اور نظم
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن-یو-کے
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 حضرت صاحب کی ملاقات- فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ
9-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
10-00 لقاء مع العرب-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 اردو کلاس-

خطبہ کے وقت میں تبدیلی

تمام پروگراموں کے اوقات ایک گھنٹہ لیٹ ہونگے

آئندہ سے خطبہ جمعہ شام پانچ بجے کی بجائے شام چھ بجے نشر ہوا کرے گا- اسی طرح باقی تمام پروگراموں کے اوقات بھی تبدیل ہوں گے۔

جمعہ

11-30 (دن) چلڈرنز کارنر (یسرنا.....)
12-00 (دن) پشتو پروگرام (بالعموم ترجمہ خطبہ جمعہ)
1-00 (دن) شعری نشست-
4-00 (دن) کمپیوٹرسب کے لئے
6-00 (شام) خطبہ
7-30 (شام) فرنچ بولنے والے دوستوں سے ملاقات
9-45 (رات) خطبہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

ہفتہ

9-00 (دن) کمپیوٹرسب کے لئے-
12-00 (دن) سرائیکی پروگرام- (بالعموم ترجمہ خطبہ)
1-00 (دن) میڈیکل میٹرز
8-00 (شب) بچوں سے ملاقات-

اتوار-

12-00 (دن) خطبہ (دوبارہ نشر)-
1-00 (دن) مجلس عرفان
8-00 (رات) انگریزی بولنے والے دوستوں سے ملاقات-

سوموار-

12-00 (دن) درس کلام الٰہی
4-00 (شام) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-
8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس-

منگل-

12-00 (دن) پشتو پروگرام-
1-00 (دن) تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ (روحانی خزائن)-
4-00 (شام) میڈیکل میٹرز-
8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-30 (رات) یسرنا(-)

بدھ-

7-00 (صبح) میڈیکل میٹرز
10-00 (صبح) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ نشر)-
11-30 (دن) یسرنا(-)-
1-00 (دن) ہماری کائنات-
4-00 (دن) سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ
8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس-

جمعرات-

10-00 (دن) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (نشر مکرر)-
11-00 (دن) بچوں سے ملاقات-
11-30 (دن) یسرنا(-)
12-00 (دن) سندھی پروگرام-(ترجمہ خطبہ)
1-00 (دن) کوئز تاریخ احمدیت-
4-00 (شام) المائدہ پروگرام-
4-30 (شام) اعتراضات کے جوابات
8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس-

(پروگرام لقاء مع العرب ہر روز رات 9 بجے پیش کیا جایا کرے گا)

حضرت صاحب کے ساتھ اردو زبان سیکھنے کا پروگرام اردو کلاس روزانہ صبح 8 بجے اور سہ پہر 3 بجے نشر ہوا کرے گا۔

نوٹ :- روزانہ صبح 5 بجے' دن 11 بجے' شام 5 بجے' رات 11 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے آئندہ آنے والے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کی تفصیل بتائی جاتی ہے۔ اسی طرح آئندہ ایک ہفتہ کے پروگرام روزنامہ الفضل ربوہ میں پیشگی چھپ بھی جاتے ہیں۔ احباب ان سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

زمیندار بھائیوں سے خطاب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 1956ء میں تحریک جدید کی بابت خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے زمیندار ہی یورپ کے زمینداروں کی طرح محنت کریں تو ہماری آمد میں سو گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں فی ایکڑ تین ہزار روپیہ آمد ہے۔ اور ہماری جماعت کے پاس ڈیڑھ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین ہے اگر ہمارے زمینداروں کی آمد بھی تین تین ہزار فی ایکڑ ہو تو ان کی آمد ساڑھے پینتالیس کروڑ روپیہ سالانہ ہو جاتی ہے۔ اگر اس کا چھ فیصدی چندہ دیں تو جماعت کا چندہ چار کروڑ پچاس لاکھ روپیہ بن جاتا ہے۔"
(سبیل الرشاد صفحہ 210 خطبہ 56-10-26)

دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کے لئے زمیندار بھائی محنت اور حکمت سے اپنی آمد بڑھائیں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نصرت جہاں اکیڈمی کا شاندار اعزاز

○ امسال نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء نے جھنگ میں منعقدہ ضلعی مقابلہ جات میں شاندار کامیابی حاصل کی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

١- ٹیبل ٹینس سنگل- اول- معین احمد طاہر
٢- ٹیبل ٹینس ڈبل- اول- آصف احمد خان + معین احمد طاہر
٣- بیڈمنٹن سنگل- اول- محمد معظم
٤- بیڈمنٹن ڈبل- دوم- بشیر احمد + زاہد نواز
٥- باسکٹ بال- اول- مرزا فراز احمد' فرید احمد قریشی' احمد خالد وقاص' شاہد ایوب' محمد محسن' عطاء النعیم' بشارت احمد' سعادت احمد' ممتاز احمد باجوہ' مدثر عثمان-

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ باسکٹ بال چیمپئن شپ کا اعزاز اکیڈمی کی ٹیم نے گزشتہ چودہ سال سے چیمپئن ٹیم کے خلاف حاصل کیا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 4- دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ۔
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بحران ختم ہو گیا ہے۔ نیا مینڈیٹ کسی کے خلاف استعمال نہیں کریں گے۔ ثابت قدمی پر اپنے ووٹروں کو سلیوٹ کرتا ہوں۔ ارکان پارلیمنٹ نے متحد رہ کر نئی مثال قائم کی۔ صحافیوں نے سوال کیا کہ کیا نیا صدر مسلم لیگ سے ہو گا۔ وزیر اعظم نے کہا یہ سوال بعد کے لئے رہنے دیں۔ وزیر اعظم صحافیوں سے بات چیت کرنے کے بعد رائے ونڈ چلے گئے۔

○ قائمقام صدر وسیم سجاد کو جسٹس سجاد علی شاہ نے ایک خط میں لکھا ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے مسٹر جسٹس اجمل میاں کا بطور قائمقام چیف جسٹس کا تقرر غیر قانونی ہے میں اب بھی چیف جسٹس ہوں صدر مملکت کو آئینی اقدام کرنا چاہئے۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ وفاقی حکومت نے مخصوص حالات میں قائمقام چیف جسٹس کا تقرر کیا ہے۔ جبکہ چیف جسٹس بدستور موجود ہے۔ جس کے خلاف نہ کوئی الزام ہے نہ اسے نااہل کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی وہ ملک سے باہر ہے۔ لیکن چونکہ حکومت نے قائمقام چیف جسٹس مقرر کر دیا ہے اس لئے موجودہ صورت حال کو مزید گھمبیر ہونے سے بچانے کے لئے رخصت پر جا رہا ہوں۔

○ قائمقام چیف جسٹس اجمل نے حلف اٹھا لیا ہے۔ جسٹس سعید الزمان صدیقی نے حلف لیا۔ معطل چیف جسٹس سجاد علی شاہ اور قائمقام چیف الیکشن کمشنر جسٹس مختار جونیجو تقریب میں شریک نہیں ہوئے۔ سپریم کورٹ کے دس رکنی بنچ نے منگل کی دوپہر سمری ایوان صدر کو بھجوائی تھی۔ صدر فاروق لغاری نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر قائمقام صدر مملکت وسیم سجاد نے سمری کی توثیق کر دی۔ حلف برداری کی تقریب میں سرحد۔ سندھ اور بلوچستان کے وزراء اعلیٰ۔ چاروں گورنرز' خالد انور۔ یاسین وٹو اور سید ظفر علی شاہ شریک ہوئے۔ عابد حسن منٹو شرکت کئے بغیر واپس چلے گئے۔

○ سپریم کورٹ کے معطل چیف جسٹس سجاد علی شاہ اور جسٹس مختار جونیجو طویل رخصت پر چلے گئے ہیں۔ جسٹس سجاد نے رخصت کی درخواست میں لکھا کہ "جسٹس اجمل میاں کے بطور قائمقام چیف جسٹس کے تقرر سے متعلق حالات کے پیش نظر 23۔ دسمبر تک رخصت چاہتا ہوں "24۔ دسمبر سے 5۔ جنوری تک سردیوں کی چھٹیاں ہیں۔ جن کے بعد ایل پی آر پر جائیں گے۔ ریٹائرمنٹ تک کسی بنچ میں شامل نہ ہو سکیں گے۔

○ سابق صدر فاروق لغاری ایوان صدر کی سرکاری اقامت گاہ میں عارضی طور پر مقیم ہیں وہ چوٹی زیریں جانے کے لئے تیار رہیں سابق صدر سے ملنے کے لئے جسٹس سجاد علی شاہ اور سابق نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد ایوان صدر آئے۔

○ مصدقہ ذرائع کے مطابق سپریم کورٹ کے قائمقام چیف جسٹس جناب جسٹس اجمل میاں نے توہین عدالت کے تمام مقدامات کی اکٹھے سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ توقع ہے جسٹس اجمل میاں ایک بڑے بنچ کے ذریعے آئندہ ہفتے ان تمام مقدمات کی سماعت کریں گے۔ عدالت عظمیٰ میں معمول کی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ جسٹس سعید الزمان صدیقی کی سربراہی میں 10 رکنی بنچ برقرار رکھا گیا ہے۔ دوسرے بنچ میں جسٹس مامون قاضی اور جسٹس عارف جبکہ تیسرے بنچ میں جسٹس بشیر جہانگیری اور جسٹس منیر اے شیخ شامل کئے گئے ہیں۔

○ سپریم کورٹ میں معطل چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کی تعیناتی کے خلاف مقدمہ کی سماعت مسلسل جاری ہے۔ جسٹس سعید الزمان صدیقی پر مشتمل دس رکنی بنچ مقدمہ سماعت کر رہا ہے۔

○ قائمقام چیف جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ میرے لئے اور عدالت کے لئے دعا کریں تاکہ میں اپنی نئی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے نبھا سکوں۔ قائمقام چیف جسٹس اخبار نویسوں کے متعدد سوال مسکرا کر ٹالتے رہے اور پیار سے ان کے گال تھپتھپاتے رہے۔ اس موقع پر جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا کہ کمزور انسان ہوں اللہ سب پر رحم کرے۔ جسٹس ارشاد حسن نے کہا بحران سے نکلنے پر سب لوگ خوش ہیں۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ نواز شریف خوش نہ ہوں لغاری کا استعفیٰ ملک کی بدقسمتی ہے۔ المناک بات یہ ہے کہ عدلیہ دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ لغاری نے مستحسن روایت قائم کی ہے۔ اب حکومت کے پاس ناکامیاں چھپانے کے لئے بہانہ نہیں۔ وزیر اعظم کا مقصد تھا کہ آمریت قائم ہو جائے۔

○ ٹیلی فون پر نواز شریف اور الطاف حسین میں بات چیت ہوئی کہ "یہ جمہوریت کی فتح ہے۔" ایم کیو ایم کے سربراہ نے کہا کہ بحران کی وجہ سے ملکی معیشت کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اور لوگوں کو اذیت برداشت کرنا پڑی نواز شریف نے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایم کیو ایم کا کردار کسی بھی اتحادی جماعت سے کم نہیں۔

○ حالیہ بحران نے 70 ارب روپے ڈبو دیئے۔ وصولیاں رک گئیں۔ اور صنعتی پیداوار میں کمی ہوئی ہے۔ بینکوں سمیت مختلف خود مختار اداروں کے پونے دو کھرب کے قرضوں اور واجبات کی وصولی معطل رہی۔ ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کی وصولی کا نظام بھی متاثر ہوا۔ بڑے صنعتکاروں نے قرضوں کی واپسی میں تاخیری حربے استعمال کئے۔ واجب الادا قرضوں کی مالیت میں 30 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ افراط زر کی شرح دوگنی ہو گئی۔ غربت اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا اور ترقیاتی منصوبوں پر بھی کام معطل رہا۔ انتظامی مشینری مکمل طور پر "ڈیڈ لاک" تھی۔

○ پاکستان کی سیاسی صورت حال پر خبر رساں ایجنسی اے ایف پی نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ موجودہ بحران ختم کرانے میں مرکزی کردار فوج کا تھا۔ اور اس مضبوط کردار سے پاکستان میں فوج کی طاقت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حالیہ صورت حال سے یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ پاکستان کا جمہوری نظام اور ادارے مضبوط ہیں۔ صدر کی رخصتی بحران کا آسان حل تھا۔

○ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ پاک فوج کے کمانڈر انچیف جنرل جہانگیر کرامت نے سابق صدر فاروق لغاری کو واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ اگر انہوں نے چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی جانب سے آئین کی تیرہویں ترمیم کی معطلی کے بعد اسمبلی توڑنے کے احکامات جاری کئے تو انہیں غیر موثر قرار دیا جائے گا۔ فاروق لغاری کی جانب سے نئے چیف جسٹس اجمل میاں کی تقرری کے نوٹیفکیشن پر دستخط سے انکار پر آرمی چیف نے دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیں۔ واشنگٹن پوسٹ نے اپنے طویل تبصرے میں کہا ہے کہ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے فوج کے تعاون سے اپنی حکومت کو ختم کرنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ سابق صدر نے آرمی چیف کو مطلع کیا کہ وہ 13 ویں ترمیم کی معطلی کے بعد اسمبلی توڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں قوم سے خطاب کرنے کے لئے تقریر لکھوا رہے ہیں۔ مگر چیف آف آرمی سٹاف نے ان کا ساتھ دینے سے واضح طور پر انکار کر دیا کہ وہ نواز شریف کی حکومت ختم کرنے میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ نواز شریف نے فوج کے تعاون سے مخالفین کو ناکام بنایا ہے۔

○ سرگودھا میں ڈاکوؤں کا جگہ جگہ راج رہا۔ چک 19 جنوبی کے قریب ڈاکوؤں نے فلائنگ کوچ اغوا کی۔ ایک ڈیرہ پر لے جا کر مسافروں کو الٹا لٹکا دیا۔ کئی خواتین بے ہوش ہو گئیں۔ ایک ڈرائیور سے ٹریکٹر چھین لیا گیا۔ جھاوریاں روڈ پر کئی راہ گیروں کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ لاہور سے میانوالی جانے والی کوچ پولیس چیک پوسٹ کے قریب لٹ گئی۔ سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا میں ایک تاجر کو قتل کر کے رقم چھین لی گئی۔ چک ۹۹ کے قریب نصف لاکھ کی نقدی لوٹ لی گئی۔

○ جھنگ میں سرکاری ملازمین کی تین لاکھ 48 ہزار روپے کی تنخواہیں لوٹ لی گئیں۔

○ نئے صدر کا انتخاب 5 سال کے لئے ہو گا۔ جس کا الیکشن اسی ماہ متوقع ہے۔ سینٹ۔ قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے ارکان صدر کا انتخاب کریں گے۔ چیف الیکشن کمشنر ریٹرننگ افسر ہوں گے۔ نئے صدر کے لئے وسیم سجاد۔ قومی اسمبلی کے سپیکر الٰہی بخش سومرو۔ راجہ ظفر الحق' گوہر ایوب' غوث علی شاہ' اعجاز الحق اور ولی خان کے نام زیر غور ہیں۔ وزیر اعظم نواز شریف کی وجہ سے دو صدور کو مستعفی ہونا پڑا۔ پہلے ہمیشہ وزراء اعظم کی ہی چھٹی ہوتی تھی۔

○ فاروق لغاری کے خلاف مہران بینک سکینڈل کی بند فائل دوبارہ کھلنے کا امکان ہے۔

ڈائمنڈ فوم کے گدے گدیاں۔ گاؤ اور تکیے کمپنی ریٹ پر دستیاب ہیں
ڈیلر: حسان فوم سنٹر ریلوے روڈ ربوہ
211460

تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460
فون 212399
خصوصی رعایت

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں۔ رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعایت
پمز سٹوڈیو
B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر: فہیم احمد ہیم

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
لیڈیز جینٹس کی بہترین ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 3 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمیٹڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا پوسٹ پلازہ اسلام آباد فون 815834